Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۲۸ ذوالقعدہ ۱۳۹۲ھ ، ۳ ماہ صلح ۱۳۵۲ ہش ، ۳ جنوری ۱۹۷۳ء	نمبر ۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ـ ۲ صلح ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :ـ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ـ

احباب التزام کے ساتھ حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ـ ۲ صلح ـ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :ـ

طبیعت کل سے پھر زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ بہت کھانسی اٹھتی ہے۔ سر درد ہے اور دل دھڑکتا ہے۔

احباب توجہ کے ساتھ بالالتزام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مرکز احمدیت میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریباً ایک لاکھ پچیس ہزار فدائیوں کا اجتماع عظیم

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز اور ولولہ انگیز خطابات اور احباب جماعت کی طرف سے حضور سے والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار

مختلف دینی موضوعات پر بزرگان سلسلہ اور علمائے جماعت کی اہم تقاریر، اجلاس شبینہ

:ـ(قسط ۲):ـ

جلسہ سالانہ کا اہم ترین پروگرام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وہ بصیرت افروز خطابات تھے جو حضور نے مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہوں میں فرمائے ـ ۲۶ دسمبر کی صبح کو حضور نے جلسے کا آغاز کرتے ہوئے افتتاحی خطاب فرمایا جو اگرچہ مختصر تھا لیکن نہایت جامع، مانع اور غور و فکر کرنے والوں کیلئے یقین و ایمان اور معرفت و بصیرت کے صدہا سبق اپنے اندر رکھتا تھا۔ اگلے روز ۲۷ تاریخ کو پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات کے جلسہ میں اہم تقریر فرمائی ـ اور پھر مردانہ جلسہ میں ایک ولولہ انگیز خطاب فرمایا جس میں حضور نے سلسلہ احمدیہ کے مختلف اخبارات و رسائل کی اشاعت کو وسیع کرنے اور نئی شائع ہونے والی اہم کتب کو خریدنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی تقریر میں حضور نے بعض دیگر امور کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا تذکرہ بھی فرمایا جو ہماری حقیر مساعی کے نتیجہ میں وہ محض اپنے فضل سے جماعت پر کر رہا ہے۔

جلسہ کے آخری روز حضور نے پھر تقریر فرمائی جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اس میں حضور نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی اہمیت واضح کرنے کے بعد اس کے بنیادی اور اہم اصولوں پر روشنی ڈالی اور بڑے ہی مؤثر انداز میں احباب جماعت کو اسوۂ رسول کی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے چار بنیادی صفات کا اپنے اپنے دائرہ میں مظہر بننے کی تلقین فرمائی تاکہ ہم احسن رنگ میں غلبۂ اسلام کی عظیم ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں اور بنی نوع انسان کی سچی اور بے لوث خدمت کر کے انہیں آستانۂ الٰہی پہ حقیقی معنوں میں جھکانے کے قابل ہوسکیں ـ اسی تقریر میں حضور ایدہ اللہ نے موجودہ ملکی حالات کا ذکر کرتے ہوئے ملک کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے کی بھی تحریک فرمائی ـ تاکہ ہمارے ملک میں جو شروع ہی سے کئی لحاظ سے مظلوم چلا آیا ہے حقیقی جمہوریت کو پنپنے اور پھلنے پھولنے کا موقع ملے۔

اگلے روز جمعہ تھا جبکہ جلسہ پر تشریف لانے والے ہزارہا احباب نے حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کی سعادت حاصل کی۔ نماز جمعہ سے قبل حضور نے بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ جملہ تقاریر وقت اور زمانہ کے تقاضوں کے لحاظ سے اور اپنی اہمیت و افادیت کے اعتبار سے خاص شان اور اثر و جذب کی حامل تھیں۔ ان کے ایک ایک لفظ سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ـ غلبۂ اسلام کے لئے حقیقی جوش اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ سچی اور والہانہ عقیدت کے جذبات پھوٹ پھوٹ کر نکل رہے تھے اور سننے والوں پر وجد کی کیفیت طاری کر رہے تھے۔ قلوب ہر قسم کی کثافت اور زنگ سے پاک ہوکر پانی کی طرح بارگاہِ ایزدی میں بہہ رہے تھے اور بار بار جلسہ گاہ کے مختلف حصوں سے اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت خاتم النبیین زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُر جوش اور فلک بوس نعرے فضا میں بلند ہو رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ ولولہ انگیز خطابات جہاں اسلام اور احمدیت کی روشن دلیل تھے وہاں یہ خلافت کے بابرکت آسمانی نظام کی حقانیت کو بھی واضح کر رہے تھے۔ اور اس حقیقت کو آشکار کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ خلیفۂ وقت کی زبان میں اور اس کے الفاظ میں کتنی غیر معمولی تاثیر پیدا کر دیتا ہے۔ اس کی جاری کردہ تحریکات کو کامیاب کرتا ہے اور ہزارہا قلوب میں اس کے لئے کس طرح والہانہ عقیدت و محبت کے جذبات پیدا کر دیتا ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر :ـ مسعود احمد ، پرنٹر :ـ سید عبدالحی ، مطبع :ـ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت :ـ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ماہ صلح ۱۳۵۲ھش

تائید و نصرتِ الٰہی کا آئینہ

خالص تائیدِ حق اور اعلاءِ کلمۂ اسلام پر مبنی ہمارا للّٰہی جلسۂ سالانہ اللہ تعالیٰ کے اذنِ خاص کے تحت گزشتہ اسّی سال سے نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوتا چلا آرہا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو اِس کا ترقی پذیر بر تسلسل انعقاد تائید و نصرتِ الٰہی کے ایک وسیع و عریض سیر بین (PANORAMA) کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ سیر بین غلبۂ اسلام کے خدائی وعدوں کے سال بہ سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ مسلسل پورا ہوتے چلے آنے کے وسعت پذیر منظر کو آنکھوں کے سامنے لے آتا ہے۔ یہ اس دلکش و پُر کیف منظر کو آنکھوں کے سامنے ہی نہیں لاتا بلکہ تائید و نصرتِ الٰہی کے تسلسل کا ناقابلِ تردید عملی ثبوت فراہم کرکے ایمان و یقین کو ناقابلِ بیان پختگی سے ہمکنار کر دکھاتا ہے۔ اِس کے ایک طیب و شیریں ثمر کے طور پر دلوں میں خدمتِ اسلام کے نئے حوصلے اور نئے ولولے جنم لیتے ہیں اور نتیجۃً خدا والوں کا قافلہ غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر نئی اور اگلی منزلوں کی طرف پہاڑوں سے زیادہ مضبوط عزم کے ساتھ اور بھی زیادہ تیز رفتاری سے رواں دواں ہو جاتا ہے۔

امسال بھی جلسۂ سالانہ کی شکل میں تائید و نصرت الٰہی کے تسلسل کا ناقابلِ تردید عملی ثبوت اِس شان سے فراہم ہوا کہ اس کے مشاہدہ سے دل فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے۔ غلبۂ اسلام کے دیگر خدائی وعدوں کی طرح ایک خاص وعدہ بالکل ایک نئے رنگ میں پورا ہو کر ایمان و یقین کی پختگی کے علاوہ قلوب کو ایک نئی جلاء اور رُوحوں کو ایک نئی بالیدگی عطا کرنے کا موجب بنا۔ اللہ تعالیٰ نے آج سے ۸۶ سال قبل جبکہ ابھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماموریت کا دعویٰ بھی نہیں کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا تھا:۔

"خدا تیرے نام کو اُس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دُنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ مَیں تجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔ اور ایسا ہو گا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے در پئے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے، لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ مَیں تیرے خالص اور دِلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

اِس کے تین سال بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو ماموریت کے منصب پر فائز فرمایا اور خدائی حکم کے ماتحت آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اِس کے بھی تین سال بعد اللہ تعالیٰ کے ایک اَور حکم کی تعمیل میں آپ نے جلسہ سالانہ کی بنیاد ڈالی۔ پہلے جلسۂ سالانہ میں صرف ۷۵ بیعت کنندگان شریک ہوئے۔ پھر حسب وعدۂ الٰہی سال بہ سال جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی اور اِس طرح جلسہ سالانہ مذکورہ بالا خدائی وعدہ کے بتدریج پورا ہونے کا ناقابلِ تردید ثبوت فراہم کرتا چلا گیا حتّٰی کہ امسال آپ کے خالص اور دِلی محبّوں کے گروہ کے نفوس و اموال میں برکت کا ایسا مسحور کُن ثبوت منظرِ عام پر آیا کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہی اور وہ اِس طرح کہ جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد سوا لاکھ کے قریب جا پہنچی۔ اور پھر شرکت کرنے والوں میں دُنیا کے کناروں تک کے لوگ شامل تھے۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت دُنیا کے کناروں تک نہیں پہنچی یا یہ کہ آپ کے خالص اور دِلی محبّوں کا گروہ نہیں بڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے نفوس و اموال میں برکت نہیں دی اور ان میں کثرت نہیں بخشی۔

پھر امسال جلسۂ سالانہ کے موقع پر ہمیں یہ خوشخبری بھی ملی کہ دنیا بھر میں جماعتِ احمدیہ کے افراد کی تعداد بفضلِ اللہ تعالیٰ ایک کروڑ سے بھی آگے نکل چکی ہے۔ یہ اِس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ بحمداللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا ہے اور آپ کے متبعین کے نفوس و اموال میں وہ مسلسل برکت دے رہا ہے اور ان میں کثرت پر کثرت بخش رہا ہے۔

الغرض ہمارا نہایت درجہ مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ تائید و نصرتِ الٰہی کا ایک آئینہ ہے جو سال کے سال اِس کی بڑھتی ہوئی اور ترقی پذیر کیفیت کا پورا نقشہ دنیا کے سامنے پیش کرکے دنیا بھر میں اسلام کے موعودہ غلبہ کے اظلال و آثار کو نمایاں سے نمایاں تر کرتا چلا آرہا ہے اور اغیار تک کو اِس یقین پر قائم کرتا چلا آرہا ہے کہ اب اسلام رُوئے زمین پر غالب آئے بغیر نہ رہے گا اور وہ دن دُور نہیں ہے جب دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا یعنی اسلام۔ اور ایک ہی پیشوا ہو گا یعنی محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور ایک ہی کتاب ہوگی یعنی قرآن مجید کی لازوال و بے مثال شریعت۔

ہجومِ عاشقاں

مکرم ثاقب زیروی صاحب نے اپنی جو نظم ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو جماعت احمدیہ کے ۸۰ ویں جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب سے قبل خوش الحانی سے پڑھی تھی وہ ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

عشقِ احمدؐ کو دل و جاں میں بساتے آئیے — رُوح کی دُھندلاہٹوں کو جگمگاتے آئیے

اِس زمیں پر چشمۂ رُوحانیت ہے موجزن — اِس وقارِ نو بہ نو کے گیت گاتے آئیے

اِس زمیں پر ضَو فشاں ہے زندگی کا آفتاب — زِندگی کے وَلولوں کو جگمگاتے آئیے

اِن فضاؤں کی ہیں زینت قدسیانِ رنگ و بُو — رنگ و بُوئے قُدسیاں دِل میں بساتے آئیے

ہر طرف ہے حُسنِ سیرت سوزِ دل سجدوں کا نُور — اِن حسیں انوار سے آنکھیں مِلاتے آئیے

ناپئے اِس سرزمیں کو سجدہ ہائے شوق سے — رہگزاروں پر اُجالوں کو بچھاتے آئیے

یہ ہجُومِ عاشقانِ مہدیٔ موعودؑ ہے
اِس ہجُومِ عاشقاں میں مُسکراتے آئیے

دِیدنی ہے اجتماعِ خیر و برکت کی فضا — خدمتِ اِسلام کا پرچم اُڑاتے آئیے

ہر قدم پر، ہر نظر میں، ہر طرف سے بار بار — آئیے شمعِ عقیدت کو جلاتے آئیے

زینتِ بزمِ وفا ہیں ناصرِ دینِ مُبیں — نُصرتِ دینِ مُبیں کی لَو لگاتے آئیے

بٹ رہی ہے دَولتِ رُوحانیت ثاقب یہاں
دامنِ حُسنِ طلب آگے بڑھاتے آئیے

ثاقب زیروی
۲۶ر دسمبر ۱۹۷۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مذاہب میں خدا تعالیٰ کا تصوّر

تقریر محترم سید جواد علی صاحب سابق مبلغ امریکہ بر موقع جلسہ سالانہ

(۲)

عیسائیوں کا خدا تعالیٰ کے متعلق جو عقیدہ ہے اس کا تفصیلی ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں بڑی کثرت سے فرمایا ہے اور مسلسل اس کی تردید بھی کی ہے حضور علیہ السلام کی تحریرات میں سے اسی وقت میں صرف دو تحریریں احباب کے سامنے رکھتا ہوں حضور اپنی کتاب براہین احمدیہ میں فرماتے ہیں:-

"ان کے مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ جمیع ما فی العالم کا رب نہیں ہے بلکہ مسیح اس کی ربوبیت سے باہر ہے۔ اور جو کچھ عالم میں پیدا ہوا وہ بزعم باطل ان کے بطور قاعدہ کلیہ مخلوق اور حادث نہیں بلکہ ابن مریم عالم کے اندر حدوث پاکر اور صریح مخلوق ہو کر پھر غیر مخلوق اور خدا کے برابر بلکہ آپ ہی خدا ہے اور اسکی عجیب قدرت میں ایک ایسا عجوبہ ہے کہ باوجود حادث ہونے کے قدیم ہے اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے ایک واجب الوجود کے ماتحت اور اس کا محکوم ہے مگر پھر بھی آپ ہی واجب الوجود اور آزاد مطلق اور کسی کا ماتحت نہیں اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے عاجز اور ناتواں ہے مگر پھر بھی عیسائیوں کے بلیاد زعم میں قادر مطلق ہے اور عاجز نہیں اور باوجود اسکے کہ خود اپنے اقرار سے امور غیبیہ کے بارہ میں نادان محض ہے یہاں تک کہ قیامت تک کی بھی خبر نہیں کہ کب آئے گی مگر پھر بھی بقول انہیں کے ہوش عقیدہ کی رو سے عالم الغیب ہے اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے اور نیز صحف الانبیاء کی گواہی سے ایک مسکین بندہ ہے مگر پھر بھی حضرات مسیحیوں کی نظر میں خدا ہے اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے نیک اور بے گناہ ہے غرض عیسائی قوم بھی ایک عجیب قوم ہے جنہوں نے دین کو جیسے دکھایا اور تناقض کا جائز سمجھ لیا اور گو ان کے اعتقاد کے قائم ہونے سے مسیح کا دروغگو ہونا لازم آیا۔ مگر انہوں نے اپنے اعتقاد کو نہ چھوڑا ایک ذلیل اور عاجز بندہ کو رب العالمین قرار دیا اور رب العالمین پر ہر طرح کی ذلت اور موت اور درد اور دکھ اور تجسم اور حلول اور تغیر اور تبدل اور حدوث اور تولد کو روا رکھا ہے نادانوں نے خدا کو بھی ایک کھیل بنا لیا ہے عیسائیوں پر کیا حصر ہے ان سے پہلے کئی عاجز بندے خدا قرار دئے گئے ہیں۔ کوئی کہتا ہے رامچندر خدا ہے کوئی کہتا ہے نہیں کرشن کی خدائی اس سے قوی تر ہے۔ اسی طرح کوئی بدھ کو کوئی کسی کو کوئی کسی کو خدا ٹھہراتا ہے۔ ایسا ہی آخری زمانہ کے ان سادہ لوحوں نے بھی پہلے مشرکوں کی ریس کر کے ابن مریم کو بھی خدا اور خدا کا فرزند ٹھہرا لیا۔ غرض عیسائی لوگ نہ خداوند حقیقی کو رب العالمین سمجھتے ہیں نہ اسے رحمان اور رحیم خیال کرتے ہیں اور نہ جزا سزا اسکے ہاتھ میں یقین رکھتے ہیں بلکہ ان کے گمان میں حقیقی خدا کے وجود سے زمین اور آسمان خالی پڑا ہوا ہے اور جو کچھ ہے ابن مریم ہی ہے۔ اگر رب ہے تو وہی ہے۔ اگر رحمان ہے تو وہی ہے۔ اگر رحیم ہے تو وہی ہے۔ اگر مالک یوم الدین ہے تو وہی ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۹۱ و صفحہ ۲۹۲)

پھر فرماتے ہیں:-

"عیسائی بھی عجب یہ پیش کریں گے کہ ہمارا خدا یسوع ہے اور پھر اس کی نسبت وہ بیان کریں گے کہ یہودیوں کے ہاتھوں سے اس نے ماریں کھائیں۔ شیطان سے آزماتا رہا۔ بھوک اور پیاس کا اثر اس پر ہوتا رہا۔ آخر ناکامی کی حالت میں پھانسی چڑھایا گیا تو کون دانشمند ہوگا جو ایسے خدا کو ماننے کے لئے تیار ہوگا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۲)

ہندوستان کے مذاہب میں مذہب کے اصلی مفہوم کے لحاظ سے کوئی مذہب درحقیقت مذہب کہلانے کا مستحق نہیں۔ ان کے کوئی بنیادی عقائد اور شروط و قیود ہی نہیں ہیں۔ ان میں توحید بھی ہے شرک بھی ہے اور الحاد بھی۔

چنانچہ ہندوؤں میں خدا تعالیٰ کی توحید کے بھی قائل ہیں اور مشرک بھی اور ملحد بھی۔ ہندو ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ یہاں کے مذاہب میں سے کسی ایک کا پیرو ہونا چاہیے۔ سناتن دھرم کے اصول تو ایسے ہیں کہ ان سے کوئی غیر مذہب اور ہندوستان سے باہر کا آدمی ہندو بن ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ اپنے علاوہ ساری دنیا کو ملیچھ سمجھتے تھے جن کی کسی حالت میں بھی تطہیر نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے ایک زمانہ تک ہندوؤں کے لئے ہندوستان سے باہر نکلنا حرام تھا۔ خود ہندو مذہب مختلف طبقات میں بٹا ہوا ہے۔ جن کے حقوق و فرائض متعین ہیں۔ چنانچہ منوسمرتی کی رو سے برہمن۔ چھتری ویش اور شودر میں سے کوئی اپنی حدود سے باہر قدم نہیں نکال سکتا۔ جس کا جو درجہ مقرر کر دیا گیا ہے اس سے کسی حال میں بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ شودروں کی حیثیت غلاموں سے بھی بدتر ہے وہ ہر لحاظ سے انسانی حقوق سے محروم ہیں ان کا کام صرف اپنے سے اونچے طبقہ کی خدمت ہے وہ عبادتگاہوں میں جانے اور مذہبی کتابوں کے سننے کے حق سے بھی محروم ہیں۔ اگر ان کا سایہ بھی اونچی ذات والے پر پڑ جائے تو لائق سزا ہیں۔ اس کی پوری تفصیل منوسمرتی میں موجود ہے ایسی حالت میں اس امر کا پتہ لگانا کہ ہندومت میں خدا تعالیٰ کا تصور کیا ہے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے ذرا تصور تو کریں کہ جو مذہب خود اپنے پیروؤں میں بھی فرق اور امتیاز روا رکھتا ہو وہ عالم انسانیت کا مذہب کس طرح ہو سکتا ہے۔ ہندو مذہب دراصل ایک معاشرتی نظام اور زندگی بسر کرنے کا ایک قدیم طریقہ ہے قدیم ہونے کی وجہ سے اس مذہب میں وقتاً فوقتاً اس قدر تبدیلیاں رونما ہوتی رہی ہیں کہ وہ مجموعہ اضداد بن گیا ہے اور آج اس کی اصل حقیقت کا پتہ چلانا مشکل ہے جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ یہ مذہب پہلے دراصل ایک معاشرتی نظام اور زندگی بسر کرنے کا ایک قدیم طریقہ ہے اور ان بنیادی اصولوں کا تعین کرنا جن سے یہ پتہ چل سکے کہ ایک شخص کیسے ہندو بن جاتا ہے یا ان اصولوں کی غیر موجودگی سے ہندومت سے خارج ہو جاتا ہے۔ بہت مشکل ہے۔ ہندومت میں خدا کا جو تصور ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہندوؤں کا خدا جو انہوں نے مانا ہے اور کہا ہے کہ ویدوں سے ایسے خدا ہی کا پتہ لگتا ہے۔ جب اس کی نسبت وہ یہ ذکر کریں گے کہ اس نے دنیا کا ایک ذرہ بھی پیدا نہیں کیا اور نہ اس نے روحوں کو پیدا کیا ہے تو کیا ایسے خدا کو ماننے والے کے لئے کوئی مفر رہ سکتا ہے۔ جب ایسے کہا جائے کہ ایسا خدا اگر مر جائے تو کیا حرج کیونکہ جب یہ اشیاء اپنا وجود مستقل رکھتی ہیں اور قائم بالذات ہیں۔ پھر خدا کی زندگی کی ان کی زندگی اور بقا کے لئے کیا ضرورت ہے۔ . . . . . . اسی طرح یہ ہندوؤں کے خدا کے لئے اگر یہ تجویز کیا جائے کہ وہ ایک وقت مر جائے تو کوئی ہندو اس کی موت کا نقصان نہیں بتا سکتا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۲ و صفحہ ۲۰۳)

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہندومت میں خدا تعالیٰ کا تصور کس قدر پیچیدہ ہے پھر ویدوں میں دیوتاؤں کے اختلافات اور جھگڑوں کا ذکر بھی ملتا ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ جو بعض ہندو سکالر کہتے ہیں کہ وید میں جن دیوتاؤں کا ذکر ہے وہ دراصل ایک ہی وجود کی صفات ہیں درست نہیں ہے ویدوں میں جو تصور خدا تعالیٰ کا بیان ہوا ہے اس کی رو سے یہ بھی ممکن ہے کہ وید کا ایک شاعر مشرکانہ خیالات بیان کر رہا ہو اور دوسرا موحد ہو اور تیسرا وحدت الوجود کا قائل ہندو مذہب میں خدا تعالیٰ کے سوا اور بہت سے دیوتاؤں کے وجود کو تسلیم کیا گیا ہے جن کو کارخانہ عالم میں بہت کچھ دخل حاصل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ ہندو دیوتاؤں میں تین دیوتا سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں برہما، وشنو اور شو۔ یہ تین دیوتا ایک ہی دیوتا جو سب سے بڑا دیوتا ہے۔ یعنی (برہما) کے تین روپ ہیں اور تثلیث کی شکل بناتے ہیں۔

۱۔ برہما پیدائش کا دیوتا ہے اس کی بیوی کا نام سرسوتی ہے۔

۲۔ وشنو حفاظت کرنے والا دیوتا ہے جو کئی سروں والے اژدہا پر لیٹا ہوا ہے اور اس کی بیوی لکشمی اس کے پاؤں پر بیٹھی ہے وشنو کے بہت سے روپوں میں سے دو انسانی روپ ہیں۔ ایک رام۔ دوسرا کرشن۔ رادھا جو کرشن کی محبوبہ ہے ایک ناچ والی لڑکی ہے اور سیتا جو رام کی بیوی ہے وہ لکشمی کا ایک روپ ہے۔

۳۔ شو جو ہلاک کرنے والا اور سزا دینے والا دیوتا سمجھا جاتا ہے۔ اپنے ایک ہاتھ میں اپنی بیوی کو لے کر بیل کی سواری کرتا ہے۔ شو کی بیوی کے بہت سے روپ ہیں پاربتی یا رودرانی کے روپ میں وہ ایک ہیبت ناک جنگجو عورت ہے جس کے ہاتھوں میں کھوپڑی ہے درگا کے روپ میں وہ خوفناک ہوتی ہے اور کالی کے روپ میں وہ خون کی پیاسی ہوتی ہے۔ شو کے دو بیٹے ہیں ایک خدا کی فوجوں کا کمانڈر ہے اور دوسرا گنیش کے نام سے مشہور ہے رکاوٹوں کو دور کرنے والا ہے اس عقیدے کی وجہ سے ہندو مت کے اکثر پیرو وشنو اور شو کی پوجا تو کرتے مگر برہما کی کوئی پوجا نہیں کرتا کیونکہ ان کا یہ خیال ہے کہ اس نے جو کچھ کرنا تھا کر چکا اب تو رزق دینے والے اور مارنے والے سے ہی واسطہ پڑتا ہے اس لئے انہی سے پوچھا کرنی چاہیئے۔ حضرت المصلح الموعود نے ہندوؤں کا یہ عقیدہ بیان کر کے ایک لطیفہ بھی بیان فرمایا ہے فرماتے ہیں کوئی راجہ تھا اس کے ہاں کوئی لڑکا نہ ہوتا تھا وہ برہما کی پرستش کرتا رہا جس کے نتیجے میں لڑکا پیدا ہو گیا پھر اس نے اس کو چھوڑ دیا۔ کہ اب اس کی کیا ضرورت ہے۔ اب مارنے والے کی پرستش کرنی چاہیئے تا کہ بیٹا زندہ رہے اس نے اسی طرح کیا پھر جب وہ لڑکا جوان ہوا تو اس نے کہا جس نے مجھ پر یہ احسان کیا ہے کہ مجھے پیدا کیا اس کی پرستش کرنی چاہیئے اور وہ برہما کی پرستش میں لگ گیا اس پر باپ اس سے ناراض ہو گیا اور اس کا غصہ بڑھتے بڑھتے اس قدر تیز ہو گیا کہ اس نے مارنے والے یعنی شو سے کہا کہ میرے لڑکے کو مار دے چنانچہ شو نے اس لڑکے کو مار دیا مگر برہما نے کہا کہ اس لڑکے نے میری خاطر جان دی ہے اس لئے اسے پھر پیدا کر دینا چاہیئے اس نے اسے پھر پیدا کر دیا اور اسی طرح یہ جنگ جاری رہی اب مجھے معلوم نہیں کہ اس جنگ کا خاتمہ کیسے ہوا اور صلح کس طرح ہوئی (ہستی باری تعالیٰ صفحہ ۱۵)

ہے تو یہ ایک لطیفہ لیکن اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہندو مت خدا تعالیٰ کا جو تصور پیش کرتا ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس مذہب میں کوئی واحد عقیدہ نہیں اور نہ ہی مذہبی قانون یا رسوم و شعائر کی کوئی یکسانیت ہے عقائد گوناگوں ہونے کے علاوہ عبادت کے اختلافات اور معبودوں کی کثرت کی وجہ سے یہ مذہب ایک گھنے جنگل کی طرح معلوم ہوتا ہے جس میں ہزاروں راستے نکلتے ہوں مگر کوئی راستہ صاف اور سیدھا نہ ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب براہین احمدیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہندو دوسرے تمام غیروں اور کتابوں کی تکذیب کر کے صرف وید کا یہ گمان رکھتے ہیں کہ جو ہے سو یہ ہی ہے..... ان صاحبوں کو سوچنا چاہیئے کہ توحید جو مدار نجات ہے کس کتاب کے ذریعہ سے دنیا میں سب سے زیادہ شائع ہوئی بھلا کوئی بتلاوے تو سہی کہ کس ملک میں وید کے ذریعہ سے واحدانیت الٰہی پھیلی ہوئی ہے یا وہ دنیا کس پردہ زمین پر بستی ہے جہاں روم اور بحر اور شام اور القرداں نے توحید الٰہی کا نقارہ بجا رکھا ہے۔ جو کچھ وید کے ذریعہ سے ہندوستان میں پھیلا ہوا نظر آتا ہے وہ تو یہی آتش پرستی اور شمس پرستی اور بشن پرستی وغیرہ انواع و اقسام کی مخلوق پرستیاں ہیں کہ جن کے لکھنے سے بھی کراہت آتی ہے۔"

(براہین احمدیہ جلد دوم طبع اول صفحہ ۱۲۳-۱۲۲)

ہندو مت کے بعد میں بدھ مت کو لیتا ہوں اس مذہب کو تبلیغی اور عوامی مذہب کہا جا سکتا ہے مغربی محققین نے اس مذہب کے متعلق جو تشریح کی ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ اس عظیم مذہبی تحریک کا بانی خدا تعالیٰ کی ہستی کا ہی منکر تھا مغربی محققین کی کتابوں میں جا بجا اس امر کا ذکر ملتا ہے کہ بدھ خدا، روح اور وحی والہام پر ایمان نہ رکھتا تھا اس نے صرف اخلاق کا ایک ایسا ضابطہ پیش کیا کہ جس میں انسان کی نجات خود اس کے اپنے وجود اور اچھے اعمال کے ساتھ وابستہ تھی اور اس میں نجات کے لئے کسی ما فوق الفطرت یا بالا ہستی پر انحصار رکھنے کا کوئی تصور موجود نہ تھا۔ چنانچہ مشہور [illegible] سکالر [illegible] اپنی کتاب بدھ ازم مطبوعہ ۱۸۹۶ء میں لکھتے ہیں:۔

"بدھ مت نے دنیا میں اگر خالق کائنات کو تسلیم کرنے اور ایک بالاتر ہستی پر انحصار رکھنے سے انکار کیا اس نے اس امر کا بھی انکار کیا کہ روح بھی کوئی چیز ہے۔ پھر یہ خارجی وحی والہام کا بھی قائل نہ تھا اور نہ اس میں حقیقی عبادت کا کوئی تصور موجود تھا۔"

اور تو اور خود اس مذہب کے ماننے والے بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ مذہب ایک خالق خدا کے وجود کو تسلیم کئے بغیر انتہائی نیکی اور پارسائی کی تعلیم دیتا ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو The Buddhist Catechism)

ایک طرف تو یہ صورت تھی اور دوسری طرف اس زمانہ کے مامور اور مصلح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نظریہ کی پرزور تردید فرمائی اور اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ گوتم بدھ خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ تھے یہ اعلان فرمایا

"بدھ شیطان کا بھی قائل ہے ایسا ہی دوزخ اور بہشت اور ملائک اور قیامت کو بھی مانتا ہے اور یہ الزام جو بدھ خدا کا منکر ہے یہ محض افترا ہے بلکہ بدھ ویدانت کا منکر ہے اور ان جسمانی خداؤں کا منکر ہے جو ہندو مذہب میں بنائے گئے تھے۔ ہاں وہ وید پر بہت نکتہ چینی کرتا ہے اور موجودہ وید کو صحیح نہیں مانتا اور اس کو ایک بگڑی ہوئی اور محرف اور مبدل کتاب خیال کرتا ہے" (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۸۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس حقیقت کا ذکر فرمایا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے بدھ لٹریچر کا مطالعہ کیا جائے تو باوجود اس کے کہ یہ لٹریچر حضرت بدھ کی وفات کے کئی سو سال بعد وجود میں آیا اور مرور زمانہ کے ہاتھوں تحریف و تبدل کا بھی شکار ہوتا رہا اس میں بہت سی باتیں ایسی ملتی ہیں جو اس حقیقت پر گواہ ہیں کہ حضرت بدھ خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل تھے اور دوسروں کو خدا تک پہنچنے کا راستہ بتانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

بدھ مت کی قدیم کتب جن کے مضامین پر مشتمل ہیں اور وہ تری پٹک کے نام سے مشہور ہیں جس کے معنی ہیں تین پٹارے یا ں مہاتما بدھ کے بعض مکالمات کو انگلستان کے مشہور بدھسٹ سکالر The Rhys Davids نے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو Dialogues of the Buddha کے نام سے مشہور ہے یہ مکالمے پروفیسر میکسملر کی کتاب Sacred Books of the Buddhists

مجموعہ ... میں شائع شدہ ہیں ان مکالمات میں سے ایک مکالمہ اس امر سے تعلق رکھتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو کس طرح پا سکتا ہے اس مکالمہ میں حضرت بدھ نے اس امر کو بھی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ آج کل کے برہمن جو اصل راستے سے دور جا پڑے ہیں خدا تک پہنچانے کی اہلیت نہیں رکھتے خدا تعالیٰ تک وہی شخص پہنچا سکتا ہے جو خدا کی طرف سے آیا ہو اور جس نے خدا کو اس طرح دیکھا ہو جس طرح ایک انسان دوسرے انسان کو دیکھتا ہے اور اس سے گفتگو کرتا ہے۔ آخر میں گوتم بدھ نے یہ دعوے کیا ہے کہ یہ برہمن خدا کو نہیں جانتے میں خدا کو جانتا ہوں اور اس کی آسمانی بادشاہت کو اس نے دیکھا ہے کیونکہ میں اسی آسمانی بادشاہت میں پیدا ہوا ہوں

— باقی —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

مجلس خدام الاحمدیہ تحریک جدید کی فوج ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مجلس کو کس طرح تندہی سے تحریک جدید کا کام کرنا چاہیئے۔ قائدین اضلاع کی راہنمائی کے لئے مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید قائد ضلع لاہور کی مساعی کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

قیادت خدام الاحمدیہ ضلع لاہور نے اپنے کارکنان کے ذریعہ ضلع لاہور کی حسب ذیل ۱۶ دیہاتی جماعتوں کے وعدے تحریک جدید حاصل کئے ہیں جو کہ دستی ارسال خدمت ہیں۔

۱۔ قصور ۲۔ علی پور ۳۔ جوڑا ۴۔ سانگرہ ۵۔ کھوڑیاں
۶۔ رائے ونڈ ۷۔ لدیکے نیویں ۸۔ للیانی ۹۔ کھڑ پیڑ ۱۰۔ باٹاپور
۱۱۔ کوٹ امیر محمد ۱۲۔ چونیاں ۱۳۔ پتوکی ۱۴۔ شمس آباد ۱۵۔ بھائی پھیرو
۱۶۔ شاہدرہ فیکٹری ایریا۔

بقایا جماعتوں کے وعدہ جات کے حصول کی کوشش جاری ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ دسمبر کے آخیر تک حاصل کر کے بھجوا دیئے جائیں گے۔

ان کے لئے نیز ان کے رفقاء کار کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے اور دیگر قائدین سے توقع ہے کہ وہ بھی انہی خطوط پر اپنی مساعی کی رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں گے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مجالس انصار اللہ جلد متوجہ ہوں

حسب فیصلہ شوریٰ منعقدہ ۱۹۷۱ء سب اراکین انصار اللہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ معلومات کے بنیادی نصاب کی تکمیل کریں۔ اور اس کا امتحان دیں

اس لئے تمام اراکین سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد رسالہ بنیادی معلومات مرکز سے حاصل کر لیں۔ ممکن ہے دوبارہ اشاعت میں دیر لگ جائے تمام زعماء۔ زعمائے اعلیٰ اس طرف خاص توجہ فرمائیں اور اراکین کا جائزہ لے کر مطلوبہ تعداد سے مرکز کو مطلع کریں۔ رسالہ کی قیمت سوا روپیہ ہے۔ ناظمین اضلاع کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دیکھیں کہ ان کے ضلع کے تمام اراکین نے نصاب کی تکمیل کر لی ہے۔ رسالہ بچوں۔ بڑوں، عورتوں سب کے لئے بہت مفید ہے۔ اور اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

(قائد تعلیم)

اعلان نکاح

میرے بھانجے عزیزم مکرم منور احمد ابن میاں عبدالمجید صاحب ساکن شاہدرہ ٹاؤن لاہور کا نکاح میری بھانجی بشریٰ بیگم دختر چوہدری عبدالمجید صاحب ولد چوہدری حسین بخش صاحب ساکن محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ کے ساتھ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ نے بعوض حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ مورخہ ۱۰ دسمبر کو دفتر نظارت اصلاح و ارشاد میں پڑھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری نذیر احمد رشید شاہدرہ ٹاؤن لاہور)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنے مختلف نام لیتی حسن محمود خالد محمود یا حسن محمود یوسف ظاہر کرتا ہے اور جس کا حلیہ درج ذیل ہے۔ اس کے متعلق لاہور اور سیالکوٹ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ ناظر امور عامہ کی جعلی مہریں لگا کر اور جعلی دستخط کر کے رقوم بٹورتا پھرتا ہے احباب محتاط رہیں۔

حلیہ: رنگ گندمی۔ دبلا پتلا جسم۔ چھاتی پر جلے ہوئے کا نشان۔

(ناظر امور عامہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم رحیم بخش صاحب (وصیت نمبر ۱۲۴۳) ولد میاں عبداللہ صاحب (جو پہلے چک ۹ عبدالستار والا ڈاکخانہ چک ۵۴ بخش والا ضلع بہاولنگر میں رہتے تھے) کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو یا خود وہ یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ھذا کو اپنے پتہ سے جلد مطلع فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

آپکی سہولت کیلئے
ایک اور پیشکش
نیشنل ڈپازٹ سرٹیفیکیٹ

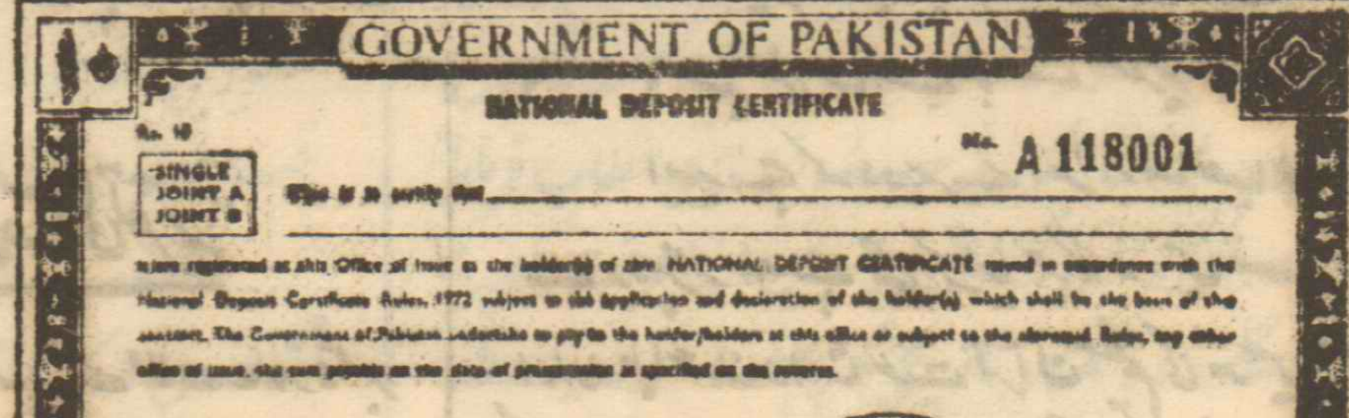

خریدنا آسان
رکھنا آسان
دس روپے پچاس روپے
سو روپے اور پانچ سو روپے
کے دستیاب ہیں۔

منافع
۱۴
فیصد سے زائد
سات سال میں رقم دگنی

منافع بونس ڈپازٹ اکاؤنٹ حسب معمول ڈاکخانوں میں بھی رکھے جاتے رہیں گے۔
قومی بچت کے دفاتر اور ڈاکخانوں سے خریدے جا سکتے ہیں۔

نیشنل ڈپازٹ سرٹیفیکیٹ
اپنے بہتر مستقبل کے لئے بچت کیجئے اپنے وطن کے لئے

جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز - اسلام آباد

United CDNS 5/72

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے اسّی ویں جلسہ سالانہ کی روداد (بقیہ صفحہ ۱)

بزرگان سلسلہ اور علمائے کرام کی اہم تقاریر!

علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زندگی بخش تقاریر کے علاوہ جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر احباب کرام کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیگر متعدد بزرگوں اور علمائے سلسلہ کی ٹھوس پر مغز اور ایمان افروز تقاریر سننے کا بھی موقع میسر آتا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر پہلے روز کے اجلاس اوّل میں محترم سید جواد علی صاحب سابق مبلغ امریکہ اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے علی الترتیب مختلف مذاہب میں خدا کا تصوّر اور سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم (آپ کی زندگی کا ایک پہلو تبلیغ) کے موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ اجلاس دوم میں محترم نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم نے مقام خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی نظر میں کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب نے لین دین کے معاملات میں اسلامی تعلیم کو واضح فرمایا۔ اور آخر میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا کیوں ضروری ہے" کے اہم موضوع پر تقریر فرمائی۔

اگلے روز ۲۷ دسمبر کے اجلاس اوّل میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے نبوت محمدیہ کی فیض رسانی کے موضوع پر تقریر فرمائی جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی کے متعدد ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جن سے حضور کے پاکیزہ اور قابل تقلید اخلاق و شمائل پر روشنی پڑتی تھی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے ناظر تعلیم کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں (کوریا اور زار روس کے متعلق) تھا۔

جلسہ کے آخری روز ۲۸ دسمبر کے اجلاس اوّل میں سب سے پہلے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر عالمی عدالت ہیگ (ہالینڈ) نے احباب سے خطاب فرمایا آپ نے موجودہ بڑھتی ہوئی عالمگیر بے چینی کی وجوہ اور اس کا علاج کے موضوع پر اظہار خیال فرمایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے دوری اور اس پر ایمان و معرفت میں کمی ہی موجودہ عالمگیر بے چینی کی اصل وجہ ہے اور اس کا علاج یہی ہے کہ ہم اپنے خدا کو پہچانیں۔ اس کی صفات پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان پیدا کریں۔ اور اس سے ذاتی تعلق استوار کریں۔ تا کہ قلوب میں حقیقی اطمینان پیدا ہو سکے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف کی تقریر کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن نے فضائل قرآن (حقوق العباد) کے موضوع پر اور آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے حقیقت نماز پر تقاریر فرمائیں۔

مندرجہ بالا اجلاسوں میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ جملہ تقاریر بڑی دلچسپی اور گہرے انہماک کے ساتھ سنی گئیں۔

محترم السید منیر الحصنی صاحب کی تقریر

مندرجہ بالا تقاریر کے علاوہ ۲۷ دسمبر کے اجلاس اوّل میں دمشق سے تشریف لانے والے ہمارے قدیم بزرگ محترم السید منیر الحصنی صاحب نے بھی عربی زبان میں مختصر تقریر کرتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار فرمایا آپ نے احمدیت پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اپنے مستحکم اور غیر متزلزل ایمان و یقین کا اظہار کرتے ہوئے شام کے احمدی احباب کی طرف سے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کا مخلصانہ ہدیہ پیش کیا۔ اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ ہی اسلام اور احمدیت کی خدمت کرنے کی توفیق بخشتا رہے۔ آپ نے فرمایا جب بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے کوئی مصلح اور مامور دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کرتا ہے دنیا ہمیشہ اس کی مخالفت کرتی ہے۔ لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ کا مامور ہی کامیاب ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی بھی ہر میدان میں تائید و نصرت فرما رہا ہے اور اس کی کامیابی کے نظارے آج میں جلسہ سالانہ کے اس عظیم اجتماع میں شریک ہو کر اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہوں۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

اجلاس شبینہ

حسب معمول اس دفعہ بھی نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام جلسہ سالانہ کا ایک اجلاس شبینہ ۲۶ دسمبر کی شب کو مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ جس میں صدارت کے فرائض محترم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے سرانجام دیئے۔

اس اجلاس میں تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد سب سے پہلے محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے حضرت سلطان القلم اور اردو ادب کے موضوع پر اپنا مقالہ پڑھا اس کے بعد محترم سید احمد علی صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ و سراجاً منیرا کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور پھر مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں طالب علم جامعہ احمدیہ نے خلافت احمدیہ کی تاریخ کے موضوع پر اپنا مضمون پڑھا۔ آخر میں صاحب صدر (محترم نسیم سیفی صاحب) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منفرد اسلوب تحریر کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو حضور علیہ السلام کی کتب کو کم از کم تین مرتبہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی اور احباب کو مختلف دینی موضوعات پر تحقیقی مضامین لکھنے کی بھی تحریک کی۔

(باقی)

اشاعت قرآن مجید کے ضمن میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد پر فوری لبیک کہنے والی جماعتیں

خطبہ جمعہ شائع شدہ الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۷۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ اشاعت قرآن مجید کے لئے ہر تحصیل کے احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ پندرہ دن میں دو ہزار روپے جمع کریں۔

اس ارشاد پر مندرجہ ذیل جماعتوں نے فوری طور پر لبیک کہا ہے

۱	مکرم امیر صاحب ضلع لاہور تین تحصیل کی طرف سے	۶۰۰۰ روپے
۲	امیر صاحب ضلع جھنگ ایک تحصیل کی طرف سے	۲۰۰۰ روپے
۳	امیر صاحب ضلع لائل پور	۲۰۰۰ روپے
۴	امیر صاحب کوئٹہ	۲۰۰۰ روپے
۵	امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی	۲۰۰۰ روپے
۶	عبدالغنی صاحب جماعت احمدیہ کویت	۲۰۰۰ روپے

امید ہے کہ دوسرے امراء صاحبان نے بھی حضور کے ارشاد پر عمل کر کے ہر تحصیل کی طرف سے دو ہزار روپے جمع کر لیا ہوگا۔ میں سب امراء سے درخواست کرتا ہوں کہ جمع کردہ رقم ادارہ طباعت و اشاعت قرآن عظیم کی مد میں جمع کرا کر منیجنگ گورنر ادارہ طباعت و اشاعت ربوہ کو اطلاع دیں۔ اس طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے تا حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں فہرست پیش کر کے دعا کے لئے درخواست کی جائے۔

(ابوالمنیر نورالحق منیجنگ گورنر ادارہ طباعت و اشاعت قرآن عظیم ربوہ)

اعلان گمشدہ تھیلا

ایک عدد تھیلا ملیشیا رنگ کا جس میں دکان کا کھاتہ حساب کتاب تھا مورخہ ۲۹/۱۲ بروز جمعہ مسجد اقصیٰ میں گم ہو گیا ہے۔ کھاتہ پر نام اور مکمل پتہ بھی درج ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

(غلام رسول بلوچ دکاندار محلہ دارالفضل غربی ربوہ)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ چھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (عبدالحق چک نمبر ۲۰۹ گ ب زرائن گڑھ ضلع لائل پور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲